اداریہ

اورینٹل کالج میگزین ۲۰۲۳ء کا پہلا شمارہ (جلد ۹۸، شمارہ ۱، جنوری تا مارچ) پیشِ خدمت ہے۔ حسب معمول شمارہ دس مقالوں پر مشتمل ہے۔

جدید اُردو نظم متنوع استعاراتی جہات کی حامل ہے۔ اس کا ایک پہلو واقعۂ معراج النبی ﷺ میں مضمر تصورات مثلاً عظمتِ آدم اور مادی و روحانی کائنات پر اس کی متوقع فتوحات کو اجاگر کرنا بھی ہے۔ شمارے کا پہلا مقالہ جدید اردو نظم میں واقعۂ معراج بہ طور شعری استعارہ کے عنوان سے ہے جسے طاہرہ انعام نے قلم بند کیا ہے۔ دوسرا مقالہ خواجہ عبداللہ سیالوی کی غیر مطبوعہ شاعری کے حوالے سے ہے جسے محمد نعیم گھمن اور سید سفیر حیدر نے بہ اشتراک لکھا ہے۔ خواجہ سیالوی کی شاعری پر عوامی رنگ غالب ہے۔ ان کی شاعری میں کلاسیکی اور رومانوی کے بہ جائے حقیقی زندگی کی تصویر کشی ملتی ہے۔ سبکِ ہندی مغل عہد کے فارسی شعرا میں سب سے زیادہ مقبول اسلوب شاعری ہے۔ خیال آفرینی، فلسفیانہ تجرید اور پیچیدہ تشبیہات اس کی امتیازی خصوصیات ہیں۔ شمارے کا تیسرا مقالہ سبک ہندی کی جمالیات کا احاطہ کرتا ہے۔ مقالہ محمد آصف رضا اور غلام رسول کی مشترکہ کاوش ہے۔ مرزا غالب کی ادبی زندگی کا ایک پہلو ان کی خطوط نگاری بھی ہے۔ محمد شہباز اور مجاہد حسین نے اپنے مضمون میں مرزا غالب کی مکتوب نگاری کا جائزہ ان کی شاعری کے تناظر میں لیا ہے۔

ڈپٹی نذیر احمد اردو کے ممتاز ادیب و دانش ور تھے۔ انھوں نے مختلف موقعوں پر تقاریر بھی کیں جنھیں وہ خطبات کے بہ جائے لیکچرز کا نام دیتے تھے۔ امجد علی شاکر نے اپنے مقالے میں ڈپٹی نذیر کے دہلی میں دیے اس خاص لیکچر کا جائزہ پیش کیا ہے جو ان کے تعلیمی، علمی اور ادبی سفر پر اہم دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ معاصر اردو نظم میں "عشرے" دس مصرعوں پر مشتمل ایک نئی صنفِ سخن ہے۔ احتشام علی نے اپنے مضمون میں اس صنف کے

بنیاد گزار ادریس بابر کے عشروں پر مشتمل مجموعے کو موضوع بنا کر مستقبل میں اِس شعری صنف کے حدود و امکانات کے تعین کی کوشش کی ہے۔ نیر مسعود نے یاس یگانہ چنگیزی پر بہ عنوان **یگانہ، احوال و آثار** کتاب لکھی تھی۔ مگر یہ کتاب یگانہ کی زندگی کا جامع احاطہ نہیں کرتی۔ یوں لگتا ہے کہ نیر مسعود نے یاس یگانہ کے فن اور زندگی سے متعلق بعض گوشوں کو عمداً پردۂ اخفا میں رہنے دیا ہے۔ محمد ارسلان نے اپنے مقالے میں انھی تشنہ سوالوں کی نشان دہی کی ہے۔

داستان کی علامتی کائنات ڈاکٹر سہیل احمد خاں کی مشہور کتاب ہے جس میں انھوں نے زندگی، کائنات، فنا و عدم فنا کی منزلیں، مابعد الطبیعیاتی مظاہر، خودی اور دیگر متعلقہ بنیادی اور کائناتی عناوین کی علامتی اسراروں کو کھوجنے کی کوشش کی ہے۔ ثمینہ سیف کا مقالہ سہیل احمد خاں کی مذکورہ کتاب کا تجزیاتی مطالعہ ہے۔ پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر عربی زبان کے نام ور استاد تھے۔ اکتیس برس شعبہ عربی، جامعہ پنجاب، لاہور میں تدریس کے بعد بہ طور صدر شعبہ عربی سبک دوش ہوئے۔ مختلف موضوعات پر بیس سے زائد کتابیں بھی ان سے یادگار ہیں۔ محمد عرفان الحق نے اپنے مقالے میں ان کی تدریسی و تصنیفی خدمات کا احاطہ کیا ہے۔ شمارے کا آخری مقالہ عطاء الرحمن میو اور حافظہ عائشہ صدیقہ کی مشترکہ کاوش ہے۔ مقالے میں انجمن قصور کے جاری کردہ **رسالہ** نامی مجلے کے تناظر میں انجمن قصور کے سائنسی شعور کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔

اورینٹل کالج میگزین کے اس تازہ شمارے کے مندرجات کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے ہم آپ کو دعوت مطالعہ دیتے ہیں، اور اہل علم و تحقیق کو اس موقر جریدے کے لیے اہم قدیم و جدید موضوعات پر مقالہ نگاری کی درخواست کرتے ہیں۔

ادارہ